عربی زبان سے محبت اور اُس کے تقاضے

(”عالمی یومِ عربی زبان“ کی مناسبت سے)

۲۱ جمادی الاُولیٰ، ۱۴۴۴ھ / ۱۶ دسمبر، 2022ء

مجلسِ عُلماءِ نظامیہ پاکستان
مرکزی دفتر
جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور

042-37374429 0315-7374429 munpk7374429@gmail.com
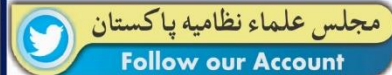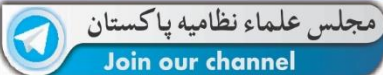
بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّيۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ، أَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ۔ [یوسف2:12]

اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اُس نے انسان کو بولنے کی قوت عطا فرمائی۔ قوتِ گویائی انسان کو دیگر حیوانات سے ممتاز کرتی ہے... بہت سے جانوروں کی دیگر جسمانی قوتیں انسانوں سے بڑھ کر ہیں، مگر جو فصیح زبان اور واضح کلام اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کیا ہے وہ دوسرے حیوانوں کو نصیب نہیں... یہ خوبی صرف انسان میں ہی ہے کہ وہ اپنے دل میں آنے والے خیالات کو خوب صورت الفاظ کے ذریعے آسانی سے سمجھا سکتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ o عَلَّمَهُ الۡبَيَانَ۔ ایک تفسیر کے مطابق آیتِ کریمہ کا ترجمہ یوں ہے: "رحمٰن نے انسان کو پیدا کیا اور اُسے قوتِ گویائی (بولنے کی طاقت) سے نوازا۔" [الرحمٰن55:3،4] اللہ تعالی کی اِس نعمت کا احساس کرنا ہو تو کچھ لمحات کے لیے غور کیجیے کہ اگر انسان کو بولنے کی قوت نہ ملتی تو کیا صورت حال ہوتی!

یہ بھی قدرت کی عظیم نشانی ہے کہ انسانوں کو مختلف زبانیں/بولیاں (Languages) عطا ہوئی ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَمِنۡ اٰيٰتِهٖ خَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافُ اَلۡسِنَتِكُمۡ وَاَلۡوَانِكُمۡ۔ یعنی "آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہونا اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے۔" [الروم30:22] اس آیت مبارکہ میں غور وفکر کی دعوت ہے کہ اے انسانو! تم سبھی ایک ہی باپ جناب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو، مگر کوئی عربی بولتا ہے، کوئی فارسی اور کوئی پنجابی تو کوئی سرائیکی، وغیرہ... ایسے ہی تم اپنے رنگوں پر غور کرو کہ کوئی گورا ہے، کوئی کالا اور کوئی گندمی... نیز انسانوں کی تعداد اربوں میں ہونے کے باوجود کسی کا رنگ، چہرہ اور نقش دوسرے سے پورا پورا نہیں ملتا، ہر ایک دوسرے سے جُدا ہی نظر آتا ہے، حتیٰ کہ کسی انسان کے ہاتھوں کی انگلیوں کی لکیریں دوسرے انسان کی لکیروں سے نہیں ملتیں۔ یہ قدرتِ خداوندی کی عظیم نشانی ہے کہ تمام انسان ایک ہی باپ کی اولاد ہیں، مگر اُن کی بولیاں، رنگ اور جسمانی ساخت آپس میں مختلف ہیں۔

سبھی بولیاں قدرت کی نشانیاں ہیں اور خالقِ کائنات کی عطا ہیں، مگر اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہے فضیلت عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ تمام زبانوں میں سب اعلیٰ وعمدہ، سب سے وسیع ومحبوب اور ہمیشہ باقی رہنے والی زبان "عربی" ہے۔

اگرچہ عربی ہماری مادری زبان نہیں، بلکہ ہم تقریباً سبھی ایسے ہیں جنہیں عربی بول چال تو کیا، اُس کی سمجھ ہی نہیں آتی، مگر کئی نسبتوں کی وجہ سے ہمیں عربی زبان سے محبت ہے اور بہت پختہ محبت ہے۔

18 دسمبر عربی زبان کا عالمی دن (World Arabic Language Day) ہے، عربی زبان سے ہماری محبت زندگی بھر کے لیے ہے... تاہم اِس دن کی مناسبت سے آج عربی سے محبت اور اُس کے کچھ تقاضوں کا ذکر ہوگا۔

عربی سے محبت ایمانی تقاضا ہے

عربی زبان کو اگر اِس پہلو سے دیکھا جائے کہ وہ دُنیا کی سب سے عمدہ اور وسیع و فصیح زبان ہے تب بھی وہ اِس قابل ہے کہ اُس سے محبت کی جائے اور علم و فن کے شوقین اُسے سیکھیں، مگر مسلمان کو عربی زبان سے ایمانی محبت ہونی چاہیے اور اِس کی کئی وجوہات ہیں۔

قرآن کی زبان: عربی زبان سے اِس لیے بھی محبت ہونی چاہیے کہ قرآنِ مجید عربی میں ہے۔

قرآنِ مجید کی شان بلند و بالا ہے۔ یہ جس کا کلام ہے وہ تمام جہان کا خالق ہے... لانے والے جبریلِ امین علیہ السلام تمام فرشتوں سے افضل ہیں... جس رسولِ مکرم ﷺ پر نازل ہوا وہ پوری مخلوق میں سب سے بلند شان والے ہیں... اور جس زبان میں نازل ہوا وہ تمام زبانوں سے اعلیٰ و عمدہ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَاِنَّهٗ لَتَنۡزِيۡلُ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ o نَزَلَ بِهِ الرُّوۡحُ الۡاَمِيۡنُ o عَلٰى قَلۡبِكَ لِتَكُوۡنَ مِنَ الۡمُنۡذِرِيۡنَ o بِلِسَانٍ عَرَبِىٍّ مُّبِيۡنٍ۔ یعنی "بلاشبہ اِس قرآن کو تمام جہانوں کے ربّ نے روشن عربی زبان میں آپ کے دل پر نازل کیا؛ تاکہ آپ ڈرسنانے والوں میں سے ہو جائیں، اِسے روحِ امین لائے۔"[الشعراء26:192-194]

ایک دوسری آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کے عربی ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ۔ "بے شک ہم نے اِس قرآن کو عربی نازل فرمایا؛ تاکہ تم سمجھو۔"[یوسف12:2]

مصطفیٰ کریم ﷺ کی زبان: ہمارے آقا کریم ﷺ کو بطورِ معجزہ مختلف زبانوں کی سمجھ عطا ہوئی، حتّٰی کہ آپ جانوروں کی بولیاں بھی سمجھتے ہیں، مگر جس زبان کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا کریم ﷺ کی عمومی گفتگو کے لیے منتخب فرمایا وہ عربی زبان ہے۔ اِس نسبت سے بھی ہر مسلمان کو عربی سے محبت ہونی چاہیے اور خود جانِ عالم ﷺ نے اِس کا حکم فرمایا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: أَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ: لِأَنِّي عَرَبِيٌّ وَالْقُرْآنَ عَرَبِيٌّ وَكَلَامَ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ۔ "عرب کے ساتھ تین وجہ سے محبت کرو: کیوں کہ مَیں عربی ہوں (اور محبوب کی نسبتیں بھی محبوب ہوتی ہیں)، قرآنِ مجید عربی ہے اور جنتیوں کی زبان عربی ہے۔"

(المستدرک علی الصحیحین، حدیث:6999، شعب الایمان، حدیث:1364، المعجم الاوسط، حدیث:۵۵۸۳[1])

اہلِ جنت کی زبان: درج بالا روایت کی روشنی میں علمانے لکھا کہ جنت میں تمام جنتی عربی بولا کریں گے، یہ بھی وجہِ محبت ہے۔

---

[1] وقد وردت أخبار كثيرة في حب العرب يصير الحديث بمجموعها حسنًا. (كشف الخفاء ومزيل الإلباس لأبي الفداء إسماعيل بن محمد العجلوني الدمشقي، ج:١، ص:٦٤، المكتبة العصرية)

مزید وجوہات: عربی سے "ایمانی محبت" کے لیے اِن تین باتوں میں سے ہر ایک تنہا کافی ہے، مگر اِس زبان کو اِن کے علاوہ بھی کئی فضیلتیں حاصل ہیں:

- عربی متعدد انبیائے کرام علیہم السلام کی زبان ہے۔
- ہم تک دینِ اسلام پہنچانے والے اور پوری دُنیا میں اسلام کا جھنڈا لہرانے والے صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی زبان عربی ہے۔
- قبر کے سوالات وجوابات عربی میں ہوں گے۔(مرقاۃ المفاتیح، تحت حدیث:6006)
- یہ وہ واحد زبان ہے جو مرنے کے بعد ہر شخص کو خود بخود آجائے گی۔(جاء الحق، ملخصا)
- دین کے اُصول و فروع عربی زبان میں (لکھی گئی کتابوں کے اندر محفوظ) ہیں۔(بہارِ شریعت، حصہ:3، ص:653)

نسبت کی قدر: انسان جس سے محبت کرتا ہو اُس کی نسبتیں بھی پیاری لگتی ہیں۔ مسلمان تمام مخلوق سے زیادہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے، چنانچہ اُسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر نسبت عزیز ہوتی ہے۔ امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ نے عرب کے ساتھ محبت کا خوب اِظہار کیا:[1]

تابِ مِرآتِ سَحَر گردِ بیابانِ عرب ‏—‏ غازۂ روئے قمر دُودِ چراغانِ عرب[2]

اللہ اللہ بہارِ چمنستانِ عرب ‏—‏ پاک ہیں لَوثِ خزاں سے گل و رَیحانِ عرب[3]

صدقے ہونے کو چلے آتے ہیں لاکھوں گلزار ‏—‏ کچھ عجب رنگ سے پھولا ہے گلستانِ عرب

حُسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں ‏—‏ سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مَردانِ عرب

کوچے کوچے میں مہکتی ہے یہاں بُوئے قمیص ‏—‏ یُوسُفِستان ہے ہر اِک گوشۂ کِنْعانِ عرب[4]

میٹھی باتیں تری دینِ عجمِ ایمانِ عرب ‏—‏ نمکیں حُسن ترا جانِ عجم شانِ عرب

دل وہی دل ہے جو آنکھوں سے ہو حیرانِ عرب ‏—‏ آنکھیں وہ آنکھیں ہیں جو دل سے ہوں حیرانِ عرب

کرمِ نعت کے نزدیک تو کچھ دُور نہیں ‏—‏ کہ رضائے عجمی ہو سگِ حسّانِ عرب

ہشت خُلد آئیں وہاں کسبِ لطافت کو رضا ‏—‏ چار دن برسے جہاں ابرِ بہارانِ عرب[5]

---

[1] مکمل کلام پڑھنے کے لیے لنک پر کلک کریں: http://naatkainaat.org/index.php/%D8%AA%D8%A7%D8%A8_%D9%85%D8%B1%D8%A2%D8%AA_%D8%B3%D8%AD%D8%B1_%DA%AF%D8%B1%D8%AF_%D8%A8%DB%8C%D8%A7%D8%A8%D8%A7%D9%86_%D8%B9%D8%B1%D8%A8

http://naatkainaat.org/index.php/%D9%BE%DA%BE%D8%B1%D8%A7%D9%B9%DA%BE%D8%A7_%D9%88%D9%84%D9%88%D9%84%DB%81_%DB%8C%D8%A7%D8%AF_%D9%85%D8%BA%DB%8C%D9%84%D8%A7%D9%86_%D8%B9%D8%B1%D8%A8

[2] تاب: چمک۔ مِرْآت: شیشہ۔ سَحَر: صبح کا وقت۔ بیابان: جنگل۔ غازہ: خوب صورتی کے لیے چہرے پر ملا جانے والا پاؤڈر۔ دُود: دھواں۔ یعنی صبح کی چمک صحرائے عرب کے گرد و غبار سے ہے اور عرب کے چراغوں کا دھواں چاند کے چہرے کا حسن بڑھانے والا پاؤڈر ہے۔

[3] لَوث: عیب۔ یعنی سبحان اللہ! گلستانِ عرب کی بہار کا کیا کہنا! عرب کے گلاب اور پھول موسمِ خزاں میں مُرجھانے کے عیب سے پاک ہیں۔

[4] یعنی جناب یوسف علیہ السلام کی قمیص کی خوش بُو ایک کنعان شہر میں آئی تھی، عرب کا ہر گوشہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش بُو سے مہک رہا ہے۔

[5] یعنی اے رضا! جہاں چند دن عرب کے موسمِ بہار کی بارش ہو جائے وہاں آٹھوں جنتیں عمدگی حاصل کرنے کے لیے حاضر ہو جائیں۔

عربی سے محبت کا تقاضا... درست تلفظ سیکھنا

عربی زبان سے محبت ایمانی تقاضا ہے اور ایمان کی چاشنی تبھی نصیب ہوتی ہے جب اُس کے تقاضے پورے کیے جائیں۔ چنانچہ ایمان کی ترقی اور اُس کی مٹھاس پانے کے لیے ہمیں عربی سے محبت کو مزید پختہ کرنا چاہیے۔

کسی بھی چیز کے ساتھ محبت کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں، عربی سے محبت کے بھی تقاضے ہیں، ایک اہم تقاضا یہ بھی ہے کہ ہم عربی الفاظ کو صحیح طریقے سے ادا کرنا سیکھیں؛ تاکہ قرآنِ کریم، احادیثِ مبارکہ اور دعائیں وغیرہ صحیح پڑھ سکیں۔

قرآنی حکم: قرآنِ مجید کی تلاوت سے متعلق ارشادِ ربّانی ہے: **وَرَتَّلۡنٰهُ تَرۡتِيۡلًا** ۔ (ایک تفسیر کے مطابق ترجمہ ہے:) "اور ہم نے قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے پڑھنے کا حکم دیا۔"[الفرقان 25:32] دوسری آیتِ کریمہ میں ہے: **وَرَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِيۡلًا** ۔ "اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔"[المزمل 73:4] مفسرین نے لکھا کہ مراد یہ ہے: ہر لفظ کا مخرج صحیح ادا کرو، حرکات اور مدّوں کا لحاظ کرو اور جہاں وقف ہے وہاں وقف کرو۔

صحیح تلفظ کی اہمیت: عربی کا صحیح تلفّظ سیکھنا اِس لیے بھی ضروری ہے کہ عربی میں فقط زبر، زیر کے فرق سے... بلکہ بعض اوقات فقط حرکت کو کھینچنے (حرفِ مدّہ بنادینے) سے بھی معنیٰ اُلٹ ہو جاتا ہے۔ مثلاً نماز میں ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف جاتے ہوئے أَللّٰهُ أَكۡبَرۡ کہتے ہیں، اگر کسی نے یہ لفظ صحیح طرح نہ پڑھا، بلکہ "اَللّٰه" یا "أَكۡبَرۡ" کے الف کو لمبا کرکے آللّٰہُ یا آکۡبَرۡ پڑھا یا "ب" کے بعد الف بڑھا کر "أَكۡبَارۡ" پڑھا نماز ٹوٹ جائے گی... اور تکبیرِ تحریمہ میں یہ غلطی کی تو نماز شروع ہی نہیں ہوگی۔

(بہارِ شریعت، حصہ:3، ص:614، ملخصًا)

ہماری حالتِ زار: ہماری صورتِ حال یہ ہے کہ بلامبالغہ 90٪ یا اِس سے زیادہ لوگ قرآنِ مجید کو صحیح تلفظ کے ساتھ نہیں پڑھتے، اِس سے بھی بڑھ کر افسوس ناک بات یہ کہ ہمیں اِس بات کا شعور ہی نہیں کہ قرآنِ مجید کا صحیح تلفظ سیکھنا اور اُسے صحیح پڑھنا فرضِ عین ہے۔[1] اگر قرآنِ مجید کو صحیح نہ پڑھا جائے ثواب کے بجائے گناہ ملتا ہے... جس طرح نماز چھوڑنا گناہِ کبیرہ ہے، اِسی طرح قرآن مجید کا صحیح تلفظ نہ سیکھنا بھی گناہِ کبیرہ ہے۔

کتنی عجیب بات ہے کہ ہم عصری تعلیم، اِنگلش لینگویج اور کمپیوٹر وغیرہ کے مختلف کورسز کرتے ہیں اور اِن کے لیے بھاری فیسیں بھی ادا کرتے ہیں، مگر بغیر کسی فیس کے قرآنِ پاک کا صحیح تلفّظ سیکھنے کے لیے وقت نہیں نکال سکتے۔

---

[1] فتاوی رضویہ: 6/343، ملخصًا

تقریباً ایک سو سال پہلے صدر الشریعہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ نے لکھا تھا: آج کل عام لوگ اِس میں مبتلا ہیں، کہ غلط پڑھتے ہیں اور (صحیح تلفّظ سیکھنے کی) کوشش نہیں کرتے ان کی نمازیں باطل ہیں۔ (بہارِ شریعت، ج:3، ص:571)

قُربِ قیامت کا حال: رازدارِ رسول ﷺ سیدنا حُذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جانِ عالم ﷺ نے فرمایا: «اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا، وَإِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ أَهْلِ الْفِسْقِ وَأَهْلِ الْكِتَابَيْنِ، فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ مِنْ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْآنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ. مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ مَنْ يُّعْجِبُهُمْ شَأْنُهُمْ».

(شعب الایمان، حدیث:2649) یعنی "قرآنِ مجید کو عربوں کے لہجے میں اور اُن کی آوازوں میں پڑھو (تاکہ تلفظ صحیح رہے)... اور فاسقوں کے لہجوں (ان کی طرزوں) میں نہ پڑھو اور نہ ہی یہود و نصاریٰ کے لہجوں میں پڑھو۔ بلاشبہ میرے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو قرآنِ مجید کو گانوں کی دُھنوں اور نوحوں کی طرز پر پڑھیں گے، قرآنِ مجید ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا (اُن کا پڑھنا قبول نہیں ہوگا)، اُن کے اپنے دل بھی فتنہ میں مبتلا ہوں گے اور اُن کی حالت پسند کرنے والوں کے دل بھی فتنہ زدہ ہوں گے۔ (ترجمہ ماخوذ از فیض القدیر)

عربی سے محبت کا تقاضا... درست پڑھنا اور لکھنا

عربی زبان سے محبت کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ مسلمان عربی رسم الخط میں لکھے ہوئے الفاظ کو صحیح پڑھ بھی سکے اور عربی میں لکھنا پڑے تو لکھ بھی سکے۔ عربی کو صحیح طریقے سے لکھنے اور پڑھنے کی معرفت اِس لیے ضروری ہے کہ کسی عربی لفظ کے آخر میں آنے والے اِعراب (زَبَر، زیر، پیش) سے بھی اُس کا معنیٰ اور حیثیت معلوم ہوتی ہے، اگر اُسے ختم کر دیا جائے یا بدل دیا جائے تو معنی معلوم نہیں ہو سکتا، بلکہ کئی مرتبہ معنیٰ اُلٹ ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر آیتِ کریمہ "صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ" کا ترجمہ ہے: "(اے اللہ! ہمیں) اُن لوگوں کے راستے پر (چلا) جن پر تُو نے احسان فرمایا۔" اگر اِسے یوں پڑھا جائے: "صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتُ عَلَيْهِمْ" تو معنیٰ ہوگا: اُن لوگوں کا راستہ جن پر مَیں نے احسان کیا۔ حرکات کے ذریعے معنی کی ادائیگی صرف عربی زبان میں ہی ہوتی ہے۔

اِسی لیے علما نے لکھا: قرآنِ کریم کو عربی رسم الخط کے ساتھ رسمِ قرآنی (رسمِ عثمانی) میں لکھنا فرض ہے اور انگریزی یا رومن وغیرہ کسی بھی دوسری زبان یا دوسرے رسم الخط میں لکھنا حرام ہے۔[1] بلکہ دوسرے اہم عربی الفاظ مثلاً "السلام علیکم"، "الحمد للہ" اور "اِن شاء اللہ" وغیرہ کو بھی عربی رسم الخط میں ہی لکھنا چاہیے۔

ہماری حالت تو یہ ہے کہ بہت سی ڈگریاں رکھنے والے حضرات کو عربی میں سلام لکھنے کا طریقہ نہیں آتا، حالانکہ نہ تو عربی رسم الخط میں الفاظ لکھنا مشکل ہے اور نہ ہی جدید ذرائع، فون وغیرہ میں عربی کی بورڈ شامل کرنا مشکل ہے۔

---

[1] تفصیلی فتوٰی دیکھنے کے لیے کلک کریں: https://drive.google.com/file/d/12z0mHtIKzXS57-_VrN-lUxGiV-1Xj8Iy/view?usp=sharing

عربی سے محبت کا تقاضا... روز مرہ گفتگو میں ماثور الفاظ بولنا

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جہاں عبادات، معاملات اور دیگر اُمور سکھائے ہیں، وہاں روز مرہ زندگی میں استعمال ہونے والے الفاظ بھی تعلیم فرمائے ہیں۔ عربی سے محبت کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ ہم اپنی بول چال میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سکھائے ہوئے عربی الفاظ استعمال کیا کریں، یوں سنت پر عمل کرکے روزانہ مفت میں ڈھیروں نیکیاں بھی حاصل کرسکتے ہیں۔ مثلاً:

⇐ Good Morning /Good Night کے بجائے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُه لکھنے اور کہنے کی عادت ڈالیں۔ سیدنا عمران بن حُصین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوکر کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُسے جواب دیا، وہ بیٹھ گیا تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «عَشْرٌ» "اِس کے لیے دس نیکیاں ہیں۔" پھر دوسرے شخص نے حاضر ہوکر کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُسے بھی جواب سے نوازا، وہ بیٹھ گیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «عِشْرُوْنَ» "اِس کے لیے بیس نیکیاں ہیں۔" پھر تیسرا شخص آیا اور کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُه۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُسے بھی جواب دیا، وہ بیٹھ گیا تو فرمایا: «ثَلَاثُوْنَ» "اِس کے لیے تیس نیکیاں ہیں۔" (سنن ابو داود، حدیث: 5195)

⇐ چھینک کے وقت مسنون کلمات کہنے کی عادت اپنائیں۔ احادیثِ طیبہ کا خلاصہ ہے کہ جب کسی شخص کو چھینک آئے تو اُسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا چاہیے۔ اگر چھینکنے والا یہ کہے تو سننے والے پر واجب ہے کہ فوری طور پر جواباً اِتنی آواز سے «يَرْحَمُكَ الله» کہے کہ چھینکنے والا سُن لے۔ پھر چھینکنے والا کہے: يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ۔ (اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری بخشش فرمائے) یا یہ کہے: يَهْدِيْكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔ (اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست فرمائے)۔ (بہارِ شریعت، ج:3، ص:474)

⇐ کوئی بات پسند آئے تو Very Good یا Great یا زبردست کے بجائے سُبْحٰنَ الله، مَا شَاءَ الله کہنے کی عادت اپنائیں۔

⇐ کسی کا شکریہ ادا کرنے کے لیے Thank you کے بجائے جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا کہا کریں۔

⇐ Ok کے بجائے إِنْ شَاءَ الله کہنے کو معمول بنائیں۔ اِس کا قرآنِ مجید نے حکم دیا ہے۔

⇐ By By کے بجائے فِيْ أَمَانِ اللهِ وَرَسُوْلِه سے برکت حاصل کیا کریں۔

⇐ مختلف احادیثِ طیبہ میں مذکور دُعائیں پڑھنے کی عادت بناکر دونوں جہان کی برکتیں سمیٹیں۔

ہوسکتا ہے کہ کوئی سوچے انگریزی الفاظ بولنے میں کیا حرج ہے، اُسے معلوم ہونا چاہیے کہ دورِ جاہلیت میں نیک خواہشات کے اِظہار کے لیے ایک دوسرے کو أَنْعَمَ اللهُ بِكَ عَيْنًا وَأَنْعِمْ صَبَاحًا (یعنی صبح بخیر/ شب بخیر، Good Morning /Good Night) کہا جاتا تھا، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِن الفاظ سے منع فرماکر سلام کہنے کا حکم فرمایا۔ (سنن ابو داود، حدیث: 5227)

عربی سے محبت کا تقاضا... دوسری زبانوں سے مرعوب نہ ہونا

مادری زبان سے ہر انسان کو فطری طور پر محبت ہوتی ہے، اِس ناطے سے ہمیں اُردو زبان اچھی لگتی ہے اور لگنی بھی چاہیے، نیز پاکستان میں مختلف علاقائی زبانیں بھی بولی جاتی ہے اور اُن علاقوں میں رہنے والے اپنی اپنی بولی سے محبت کرتے ہیں اور کرنی چاہیے۔ عربی سے ہمارا ایمانی تعلق ہے، چنانچہ عربی سے محبت بھی اِس تعلق کے مطابق ہونی چاہیے... مزید اگر کسی زبان کو ضرورت کے مطابق اچھی نیت سے سیکھا جائے تو منع نہیں، تاہم انگریزی یا کسی اور زبان سے مرعوب (Terrified) ہو جانا اور یہ سمجھنا کہ وہ بہت اعلیٰ زبان ہے، یہ ہرگز درست نہیں۔ اگر کوئی زبان اِس قابل ہے کہ اُسے جاننے کو فخر کے لائق سمجھا جائے اور شوق سے سیکھا جائے تو وہ عربی زبان ہے، باقی زبانیں فقط ضرورت کے تحت سیکھنی چاہییں۔

حضرت عطا بن دینار علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لَا تَعَلَّمُوْا رَطَانَةَ الْأَعَاجِمِ وَلَا تَدْخُلُوْا عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ كَنَائِسِهِمْ يَوْمَ عِيْدِهِمْ؛ فَإِنَّ السَّخْطَةَ تَنْزِلُ عَلَيْهِمْ۔ یعنی (بلا ضرورت) عجمیوں کا کلام (اُن کی زبان) مت سیکھو اور غیر مسلموں کے تہواروں میں شرکت نہ کرو؛ کیونکہ اُن پر لعنت اُترتی ہے (اگر تم اُن کے ساتھ شریک ہوگے تو تم بھی نحوست میں مبتلا ہو جاؤ گے)۔ (السنن الکبری للبیہقی، رقم: 18861)

ایک موقع پر سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کعبہ شریف کا طواف کر رہے تھے، آپ نے سنا کہ دو افراد عجمی زبان میں گفتگو کر رہے ہیں، آپ نے اُن کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: «اِبْتَغِيَا إِلَى الْعَرَبِيَّةِ سَبِيْلًا۔» یعنی عربی کا اہتمام کرو (دوسری زبانوں پر محنت کی ضرورت نہیں)۔ (مصنف عبد الرزاق، حدیث: 9793)

اسلام چاہتا ہے کہ مسلمان اپنے افکار، کردار اور تہذیب و تمدن میں سب سے منفرد ہوں۔ اُن کی چال ڈھال، رسم و رواج، تہذیب و سیاست خالص اسلامی رنگ میں ہو، اُنہیں اپنے دین اور اُس کی تعلیمات پر فخر ہو اور وہ کسی بھی غیر مسلم قوم، اُن کی تہذیب، اُن کی دولت و عشرت حتّٰی کہ اُن کی زبان اور بولی سے بھی متأثر اور مرعوب نہ ہوں۔

افسوس کہ اس وقت اکثر مسلمان کفار سے متأثر نظر آتے ہیں۔ زبان اور بولی کو ہی لیجیے! اکثر پاکستانی انگریزی سے ایسے مرعوب ہیں کہ اتنی محنت اپنی قومی اور مادری زبان کے لیے نہیں کرتے جتنی انگریزی کے لیے کرتے ہیں، ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو قرآنِ مجید تو صحیح طور پر پڑھنا نہیں جانتے، مگر انگریزی بولنے کو اپنے لیے فخر سمجھتے ہیں، دین سیکھنے کے لیے اُن کے پاس وقت نہیں مگر انگریزی ایسے ہے جیسے یہی زندگی کا سب سے بڑا مقصد ہو۔

ہر چیز اپنے درجہ میں اچھی لگتی ہے، ضرورت کو بھی ضرورت ہی کے درجہ میں رکھنا چاہیے، فخر نہیں بنانا چاہیے۔

حرفِ آخر

ہم ربّ تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں کہ اُس نے ہمیں دیگر بے شمار نعمتوں کے ساتھ ساتھ قوّتِ گویائی عطا فرمائی، عربی قرآن عطا کیا اور اُس ہستی کا اُمّتی بنایا جو عرب و عجم کے سردار ہیں... اُس کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ وہ اپنی رحمت کے ساتھ ہمیں جنت الفردوس میں عربی زبان کی بہار دیکھنا بھی نصیب فرمائے۔ ہمیں بھی اُس منظر کا انتظار ہے جس کا تذکرہ کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمہ نے فرمایا:

شادئ حشر ہے، صدقے میں چھُٹیں گے قیدی
عرش پر دھوم سے دعوتِ مہمانِ عرب

18 دسمبر عربی زبان کا عالمی دن (World Arabic Language Day) ہے، اِس مناسبت سے عربی زبان کے بارے میں کچھ گفتگو کی گئی۔

مختلف نسبتوں کی وجہ سے عربی زبان سے محبت ایمان کا تقاضا ہے، ہر مسلمان کو عربی سے محبت ہونی چاہیے اور فقط زبانی، کلامی نہیں، بلکہ عملی طور پر ہونی چاہیے۔ عربی سے محبت کا تقاضا ہے کہ

⇐ عربی کا صحیح تلفّظ سیکھیں؛ کیونکہ قرآنِ کریم کو صحیح پڑھنا فرض ہے، اگر کوئی شخص صحیح طرح نہیں پڑھتا تو وہ ثواب کے بجائے گناہ کا مستحق ہوتا ہے۔ نماز بھی تبھی صحیح ہوتی ہے جب قرآنِ مجید اور دیگر کلمات صحیح طریقے سے پڑھے جائیں۔

یہ بات بھی ذہن نشین ہونی چاہیے کہ کوئی بھی عقل مند شخص ضروری کام میں ٹال مٹول نہیں کرتا، یہ نہیں کہتا کہ کل کرلوں گا، پرسوں کرلوں گا۔ جب قرآنِ مجید کو صحیح پڑھنا اہم ترین فرائض میں سے ہے تو پھر آج سے ہی اِس کا آغاز کردینا چاہیے۔

یہ بھی غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے کہ میری عمر اتنی زیادہ ہوچکی ہے، اب کیسے سیکھوں؟ اِس لیے کہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان میں سے اکثر نے بڑی عمر میں ہی جانِ رحمت ﷺ سے قرآنِ مجید سیکھا ہے، اپنے ضمیر سے پوچھیے کہ کیا یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت نہیں کہ وہ مرنے سے پہلے صحیح قرآن پڑھنے کی توفیق سے نواز دے۔

⇐ عربی سے محبت کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ ہاتھ سے یا فون وغیرہ میں عربی الفاظ لکھنا اور پڑھنا سیکھیں۔ باقی چیزیں سیکھنے کے لیے کورس کیے جاسکتے ہیں تو عربی کے لیے کیوں نہیں؟

قرآنِ مجید کو عثمانی رسم الخط میں لکھنا فرض ہے اور دیگر عربی الفاظ بھی عربی رسم الخط میں ہی لکھنے چاہییں۔

⟸ عام طور پر لوگ انگریزی کے الفاظ بولنا اپنے لیے فخر کا باعث سمجھتے ہیں، یہ کم فہمی اور غلامانہ سوچ کا نتیجہ ہے۔ سلام، جوابِ سلام، الحمد للہ، ما شاء اللہ، جزاك الله خيرا، إن شاء الله تعالى، وغیرہ عربی الفاظ بولنے اور روزہ مرہ دُعائیں پڑھنے سے ڈھیروں برکتیں بھی نصیب ہوتی ہیں، سنت پر عمل کا ثواب بھی ملتا ہے اور ربّ تعالیٰ جلّ مجدہٗ کی رِضا بھی عطا ہوتی ہے۔

⟸ عربی سے محبت کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ مدارسِ اہلِ سنت، جہاں حکومتی سرپرستی کے بغیر قرآنِ مجید کی زبان پڑھنے اور پڑھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے، اُن سے رابطہ رکھیں، تعاون کریں اور اُن کی ترقی کے لیے ہر ممکن کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ سلطانِ عرب ﷺ کے صدقے میں اُمّتِ مسلمہ کو دینی تقاضے سمجھنے اور اُنھیں پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے... ہمیں کسی بھی طرح کفار سے مرعوب ہونے کے بجائے اسلام اور اسلامی تہذیب پر فخر کرنے والا بنائے۔ ربّ تعالیٰ فقرِ بوذر اور زورِ حیدر کے صدقے میں پاکستانی حکام سمیت تمام مسلم حکمرانوں کو دینی غیرت عطا کرے۔ مالکِ کریم تمام پریشان حال مسلمانوں کو خوشیاں عطا فرمائے، مُلکِ پاکستان کو ہر قسم کے بحرانوں سے نجات دے اور کشمیر و فلسطین سمیت دنیا بھر کے دیگر مظلوم مسلمانوں کی مدد فرمائے۔

آمین بجاہ النبیِّ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم